نایافت

احمد فراز

ovelist.blogspo

Dost

نایافت

urdunovelist.blogspot.com

احمد فراز

دوست پبلی کیشنز - اسلام آباد

urdunovelist.blogspot.com

ضابطہ

ISBN : 969-496-079-7

کتاب	:	نایافت
شاعر	:	احمد فراز
موسم اشاعت	:	۱۹۹۸ء
سرورق	:	اے شہزاد
مطبع:	:	الساجد پرنٹرز
قیمت	:	110.00 روپے

دوست پبلی کیشنز 8 اے، خیابان سہروردی، پوسٹ بکس نمبر 2958، اسلام آباد۔

دیباچہ

یہ قصہ پُرانا ہے

جب بعض ہونٹوں نے چاہا
کہ لفظوں کو آواز کی زندگی دیں
تو خود اُن کو زہراب پینا پڑا تھا
کہ اہلِ حکم کو یہ ڈر تھا
یہ الفاظ
آواز کی زندگی سے
کوئی داستاں بن نہ جائیں

..... اور وہ ہونٹ چپ ہو گئے تھے

سسکتے تڑپتے ہوئے لفظ

قاتل کی شمشیر سے نیم جاں

مدتوں تک فراقِ صدا میں

دھڑکتے رہے ہیں

کسے کیا خبر تھی

کہ ان بسملوں کا لہو..... قطرہ قطرہ

لکیروں کی صورت دمکتا رہے گا

اور اب یہ

لہو کی لکیریں

بجائے خود اک داستاں بن گئی ہیں

○

ہوئی ہے شام تو آنکھوں میں بس گیا پھر تُو

کہاں گیا ہے مرے شہر کے مسافر تُو

سری مثال کہ اک نخلِ خشکِ صحرا ہوں

ترا خیال کہ شاخِ چمن کا طائر تُو

میں جانتا ہوں کہ دنیا تجھے بدل دے گی

میں مانتا ہوں کہ ایسا نہیں بظاہر تُو

ہنسی خوشی سے بچھڑ جا اگر بچھڑنا ہے

یہ ہر مقام پہ کیا سوچتا ہے آخر تُو

urdunovelist.blogspot.com

فضا اُداس ہے رُت مضمحل ہے میں چپ ہُوں
جو ہو سکے تو چلا آ کسی کی خاطر تُو

فراز تُو نے اُسے مشکلوں میں ڈال دیا
زمانہ صاحبِ زر اور صرف شاعر تُو

○

عجیب رُت تھی کہ ہر چند پاس تھا وہ بھی
بہت ملول تھا میں بھی اُداس تھا وہ بھی

کسی کے شہر میں کی گفتگو ہواؤں سے
یہ سوچ کر کہ کہیں آس پاس تھا وہ بھی

ہم اپنے زعم میں خوش تھے کہ اُس کو بھول چکے
مگر گمان تھا یہ بھی قیاس تھا وہ بھی

کہاں کا اب غمِ دنیا کہاں کا اب غمِ جاں
وہ دن بھی تھے کہ ہمیں یہ بھی راس تھا وہ بھی

فراز تیرے گریباں پہ کل جو ہنستا تھا
اُسے ملے تو دریدہ لباس تھا وہ بھی

urdunovelist.blogspot.com

عقیدت

میں کتنی وارفتگی سے اُس کو سُنا رہا تھا
وہ ساری باتیں وہ سارے قصّے
جو اس سے ملنے سے پیشتر
میری زندگی کی حکایتیں تھیں

میں کہہ رہا تھا
کہ اور بھی لوگ تھے
جنھیں میری آرزو تھی مری طلب تھی

کہ جن سے میری محبتوں کا رہا تعلق
کہ جن کی مجھ پر عنایتیں تھیں

میں کہہ رہا تھا
کہ اُن میں کچھ کو تو میں نے
جاں سے عزیز جانا
مگر اُنھیں میں سے بعض کو
میری بے دلی سے شکایتیں تھیں

میں ایک اک بات
ایک اک جرم کی کہانی
دھڑکتے دل کانپتے بدن سے سُنا رہا تھا
مگر وہ پتھر بنی
مجھے اِس طرح سے سُنتی رہی
کہ جیسے مرے لبوں پر
کسی مقدّس زریں صحیفے کی آیتیں تھیں

urdunovelist.blogspot.com

سچ کا زہر

تجھے خبر بھی نہیں
کہ تیری اُداس ادھوری
محبتوں کی کہانیاں
جو بڑی کشادہ دلی سے
ہنس ہنس کے سُن رہا تھا
وہ شخص تیری صداقتوں پر فریفتہ
باوفا و ثابت قدم

کہ جس کی جبیں پہ
ظالم رقابتوں کی جلن سے
کوئی شکن نہ آئی
وہ ضبط کی کربناک شدّت سے
دل ہی دل میں
خموش، چُپ چاپ
مر گیا ہے

urdunovelist.blogspot.com

⊙

ہر آشنا میں کہاں خوئے محرمانہ وہ
کہ بے وفا تھا مگر دوست تھا پرانا وہ

کہاں سے لائیں اب آنکھیں اُسے کہ رکھتا تھا
عداوتوں میں بھی انداز مخلصانہ وہ

جو ابر تھا تو اُسے ٹوٹ کر برسنا تھا
یہ کیا کہ آگ لگا کر ہُوا روانہ وہ

پکارتے ہیں مہ و سال منزلوں کی طرح
لگا ہے توسنِ ہستی کو تازیانہ وہ

ہمیں بھی غم طلبی کا نہیں رہا یارا
ترے بھی رنگ نہیں گردشِ زمانہ وہ

اب اپنی خواہشیں کیا کیا اُسے رُلاتی ہیں
یہ بات ہم نے کہی تھی مگر نہ مانا وہ

یہی کہیں گے کہ بس صورت آشنائی تھی
جو عہد ٹوٹ گیا یاد کیا دلانا وہ

اس ایک شکل میں کیا کیا نہ صورتیں دیکھیں
نگار تھا، نظر آیا نگار خانہ وہ

فراز خواب سی دُنیا دکھائی دیتی ہے
جو لوگ جانِ جہاں تھے ہُوئے فسانہ وہ

urdunovelist.blogspot.com

تیرے قریب آ کے بڑی اُلجھنوں میں ہُوں
میں دشمنوں میں ہوں کہ ترے دوستوں میں ہُوں

مجھ سے گریز پا ہے تو ہر راستہ بدل
میں سنگِ راہ ہوں تو سبھی راستوں میں ہُوں

تو آچکا ہے سطح پہ کب سے خبر نہیں
بے درد میں ابھی انھیں گہرائیوں میں ہوں

اے یارِ خوش دیار تجھے کیا خبر کہ میں
کب سے اُداسیوں کے گھنے جنگلوں میں ہُوں

تو لوٹ کر بھی اہلِ تمنا کو خوش نہیں
میں لُٹ کے بھی وفا کے انہی قافلوں میں ہُوں

بدلا نہ میرے بعد بھی موضوعِ گفتگو
میں جا چکا ہوں پھر بھی تری محفلوں میں ہوں

مجھ سے بچھڑ کے تو بھی تو روئے گا عمر بھر
یہ سوچ لے کہ میں بھی تری خواہشوں میں ہوں

تو ہنس رہا ہے مجھ پہ مرا حال دیکھ کر
اور پھر بھی میں شریک ترے قہقہوں میں ہوں

خود ہی مثالِ لالۂ صحرا لہولہو
اور خود فراز اپنے تماشائیوں میں ہُوں

urdunovelist.blogspot.com

تخلیق

درد کی آگ بجھا دو کہ ابھی وقت نہیں
زخمِ دل جاگ سکے نشترِ غم رقص کرے
جو بھی سانسوں میں گھُلا ہے اُسے عریاں نہ کرو
چپ بھی شعلہ ہے مگر کوئی نہ الزام دھرے

ایسے الزام کہ خود اپنے تراشے ہُوئے بُت
جذبۂ کاوشِ خالق کو نگونسار کریں
مُو قلم حلقۂ ابرو کو بنا دے خنجر
لفظ نوحوں میں رقم مدحِ رخِ یار کریں
رقصِ مینا سے اُٹھے نغمۂ رقصِ بسمل
سازِ خود اپنے مغنّی کو گنہگار کریں

مرہمِ اشک نہیں زخمِ طلب کا چارہ
خوں بھی رو دو گے تو کس خاک کی سج دھج ہو گی
کانپتے ہاتھوں سے ٹوٹی ہُوئی بنیادوں پر
جو بھی دیوار اُٹھاؤ گے وہی کج ہو گی
کوئی پتھر ہو کہ نغمہ کوئی پیکر ہو کہ رنگ
جو بھی تصویر بناؤ گے اپاہج ہو گی

urdunovelist.blogspot.com

یہ کیسی رُت ہے

یہ کیسی رُت ہے
کہ ہر شجر
صحنِ گلستاں میں
ملول و تنہا سلگ رہا ہے
طیور چپ چاپ کب سے منقار زیرِ پر ہیں
ہوائیں نوحہ کناں
کہ اس باغ کی بہاریں
گئیں، تو پھر لوٹ کر نہ آئیں

urdunovelist.blogspot.com

یہ کیسی رُت ہے
نہ برف باری کے دن
کہ شاخوں کے پیرہن پر
سپیدۂ صبح کا گماں ہو
نہ فصلِ گُل ہے
کہ ہر طرف شورِ جانفروشاں سے
کوئے محبوب کا سماں ہو
نہ دورِ پت جھڑ کا ہے
کہ سب جواں کونپلوں کو
اُمیدِ فردائے مہرباں ہو

یہ کیسی رُت ہے
کوئی تو بولے
کوئی تو دھڑکے
کوئی تو بھڑکے

○

آنکھ سے دُور نہ ہو دل سے اُتر جائے گا
وقت کا کیا ہے گزرتا ہے گزر جائے گا

اتنا مانوس نہ ہو خلوتِ غم سے اپنی
تو کبھی خود کو بھی دیکھے گا تو ڈر جائے گا

ڈوبتے ڈوبتے کشتی کو اُچھالا دے دوں
میں نہیں کوئی تو ساحل پہ اُتر جائے گا

زندگی تیری عطا ہے تو یہ جانے والا
تیری بخشش تری دہلیز پہ دھر جائے گا

ضبط لازم ہے مگر دُکھ ہے قیامت کا فرازؔ
ظالم اب کے بھی نہ روئے گا تو مر جائے گا

○

اب شوق سے کہ جاں سے گزر جانا چاہیے
بول اے ہوائے شہر کدھر جانا چاہیے

کب تک اُسی کو آخری منزل کہیں گے ہم
کوئے مراد سے بھی اُدھر جانا چاہیے

وہ وقت آگیا ہے کہ ساحل کو چھوڑ کر
گہرے سمندروں میں اُتر جانا چاہیے

اب رفتگاں کی بات نہیں کارواں کی ہے
جس سمت بھی ہو گردِ سفر جانا چاہیے

urdunovelist.blogspot.com

کچھ تو ثبوتِ خونِ تمنّا کہیں ملے
ہے دل تہی تو آنکھ کو بھر جانا چاہیے

یا اپنی خواہشوں کو مقدّس نہ جانتے
یا خواہشوں کے ساتھ ہی مر جانا چاہیے

urdunovelist.blogspot.com

گئی رُت

پھر آ گئی ہے، گئی رُت تمھیں خبر بھی نہیں
خبر مجھے بھی نہیں تھی کہ رات پچھلے پہر
کسی نے مجھ سے کہا جاگ اے دریدہ جگر
نشستہ ہے سرِ دہلیز کوئی بام نشیں

بدل چکا تھا سبھی کچھ تمہارے جاتے ہی
فلک کا چاند، زمیں کے گلاب راکھ ہوئے
وہ راکھ خواب ہوئی پھر وہ خواب راکھ ہوئے
تم آسکو تو میں سمجھوں تمہارے آتے ہی

ہر ایک نقش وہی آج بھی ہے جو کل تھا
یہ راکھ خواب بنے خواب سے گلاب بنے
ہر اک ستارۂ مژگاں سے ماہتاب بنے
برس فراق کا جیسے وصال کا پل تھا

کردار

ہم ابھی، ایستادہ تھے
اب سے کچھ پہلے
وفا کے فرش پائندہ پہ
خوش وقتی کے رنگیں شامیانوں کے تلے
اپنے ہاتھوں میں قرار و قول کی شمعیں لیے
آندھیوں میں زلزلوں میں
تا قیامت ساتھ دینے کے لیے
آمادہ تھے
اک دوسرے کے اس قدر دلدادہ تھے

urdunovelist.blogspot.com

دیکھنے والوں میں شامل
یار بھی اغیار بھی
چند آنکھوں میں نمی
چند آنکھوں میں حقارت، برہمی
چند آنکھوں میں سکوتِ دائمی
جم گئے سائے اُدھر
اور کانپ اُٹھی اس طرف دیوار بھی
دشمنوں کو بھی یقیں
اور بدگماں کچھ ہمنشیں — غمخوار بھی
دیکھنے والوں نے دیکھا

کس طرح صدیاں اچانک
ثانیوں میں بٹ گئیں
شامیانوں کی طنابیں کٹ گئیں

بجھ گئیں شمعیں قرار و قول کی
فرشِ وفا کی سخت و پائندہ سلیں بھی پھٹ گئیں
اور دو پیکر
خود اپنے خنجروں کے وار سے
خاک و خوں میں تر بتر
فرش پر افتادہ تھے
ہم ابھی ایستادہ تھے

urdunovelist.blogspot.com

نظر بجھی تو کرشمے بھی روز و شب کے گئے
کہ اب تلک نہیں آئے ہیں لوگ جب کے گئے

سنے گا کون تری بے وفا بتوں کا گلہ
یہی ہے رسمِ زمانہ تو ہم بھی اب کے گئے

مگر کسی نے ہمیں ہم سفر نہیں جانا
یہ اور بات کہ ہم ساتھ ساتھ سب کے گئے

اب آئے ہو تو یہاں کیا ہے دیکھنے کے لیے
یہ شہر کب سے ہے ویراں وہ لوگ کب کے گئے

گرفتہ دل تھے، مگر حوصلہ نہ ہارا تھا
گرفتہ دل ہیں، مگر حوصلے بھی اب کے گئے

تم اپنی شمعِ تمنا کو رو رہے ہو فراز
ان آندھیوں میں تو پیارے چراغ سب کے گئے

urdunovelist.blogspot.com

روز نا جرمن نژاد

روز نا جرمن نژاد
اس کے ہونٹوں میں حرارت
جسم میں طوفاں
برہنہ پنڈلیوں میں آگ
نیّت میں فساد
رنگ و نسل و قامت و قد
سرزمین و دین کے سب تفرقوں سے بے نیاز

ہر کسی سے بے تکلف ایک حد تک دلنواز
وہ سبھی کی ہم پیالہ ہم نفس
عمر شاید بیس سے اُوپر برس یا دو برس

روز نا جرمن نژاد
اور دیکھنے والوں میں سب
[illegible] آسودہ نگاہ، بے محابا مے گساری کے سبب
پیکرِ تسلیم و سرتاپا طلب
ان میں ہر اک کی متاعِ گُل
بہائے التفاتِ نیم شب

روز نا جرمن نژاد
اور اس کا دل زخموں سے چُور
اپنے ہمدردوں سے ہمسایوں سے دُور

urdunovelist.blogspot.com

گھر کی دیواریں نہ دیواروں کے سایوں کا سرور
جنگ کے آتشکدے کا رزق کب سے بن چکا
ہر آہنی بازو کا خوں
ہر چاند سے چہرے کا نور

خلوتیں خاموش و ویراں
اور ہر دہلیز پر اک مضطرب مرمر کا بُت
ایستادہ ہے بچشمِ ناصبور
کون ہے اپنوں میں باقی
تو سنِ راہِ طلب کا شہسوار
ہر دریچے کا مقدر انتظار

اجنبی مہماں کی دستکِ خواب
شاید خواب کی تعبیر بھی

چند لمحوں کی رفاقت جاوداں بھی
حسرتِ تعمیر بھی
الوداعی شام، آنسو، عہد و پیماں
مضطرب صیاد بھی نخچیر بھی
کون کر سکتا ہے ورنہ ہجر کے کالے سمندر کو عبور
اجنبی مہماں کا اک حرفِ وفا

نومید چاہت کا غرور
روز نا اب اجنبی کے ملک میں خود اجنبی
پھر بھی چہرے پر اُداسی ہے نہ آنکھوں میں تھکن
اجنبی کا ملک جس میں چار سُو
تاریکیاں ہی خیمہ زن
سب کے سایوں سے بدن
روز نا مرمر کا بُت

urdunovelist.blogspot.com

اور اس کے گرد
ناچتے سائے بہت
سب کے ہونٹوں پر وہی حرفِ وفا
ایک سی سب کی صدا
وہ سبھی کی ہم پیالہ ہم نفس
عمر شاید بیس سے اُوپر برس یا دو برس
اس آنکھوں میں تجسّس اور بس

○

بدن میں آگ ہے چہرہ گلاب جیسا ہے
کہ زہرِ غم کا نشہ بھی شراب جیسا ہے

وہ سامنے ہے مگر تشنگی نہیں جاتی
یہ کیا ستم ہے کہ دریا سراب جیسا ہے

کہاں وہ قُرب کہ اب تو یہ حال ہے جیسے
ترے فراق کا عالم بھی خواب جیسا ہے

مگر کبھی کوئی دیکھے کوئی پڑھے تو سہی
دل آئینہ ہے تو چہرہ گلاب جیسا ہے

urdunovelist.blogspot.com

بہارِ خوں سے چمن زار بن گئے مقتل
جو نخلِ دار ہے شاخِ گلاب جیسا ہے

فرازِ سنگِ ملامت سے زخم زخم سہی
ہمیں عزیز ہے خانہ خراب جیسا ہے

فضا نوردبادل

urdunovelist.blogspot.com

میں سایۂ نخل میں کھڑا تھا
جب ایک فضا نوردبادل
لہراتا ہُوا نظر پڑا تھا

یوں قلب و جگر سے آگ اُٹھی
برسوں کی طویل تشنہ کامی
یکلخت ہی جیسے جاگ اُٹھی

پل بھر میں بدن دہک رہا تھا
میں سایۂ نخل سے نکل کر
بادل کی طرف لپک رہا تھا

بادل تھا سمندروں کا پیاسا
یہ اُس کا کرم کہ چند لمحے
وہ مجھ کو بھی دے گیا دلاسا

دل پر لیے داغِ نامرادی
چاہا کہ پلٹ چلوں اُدھر ہی
جس سمت سے درد نے صدا دی

دیکھا تو رُت بھی جا چکی تھی
مایوس کن انتظار کی دھوپ
اس نخلِ وفا کو کھا چکی تھی

کہا تھا کس نے تجھے آبرو گنوانے جا
فراز اور اُسے حالِ دل سنانے جا

کل اک فقیر نے کس سادگی سے مجھ سے کہا
تری جبیں کو بھی ترسیں گے آستانے جا

اُسے بھی ہم نے گنوایا تری خوشی کے لیے
تجھے بھی دیکھ لیا ہے ارے زمانے جا

بہت ہے دولتِ پندار پھر بھی دیوانے
جو تجھ سے رُوٹھ چکا ہے اُسے منانے جا

سُنا ہے اُس نے سوئمبر کی رسم تازہ کی
فراز تو بھی مقدر کو آزمانے جا

urdunovelist.blogspot.com

○

نہ اب جواز نہ موقع ہے ہاتھ ملنے کا
ہمیں کو شوق رہا راستے بدلنے کا

پہنچ گئے سرِ منزل بخوبیٔ قسمت
مگر وہ لطف کہاں ساتھ ساتھ چلنے کا

ہیں آپ اپنے ہی پندار کے حصار میں ہوں
بجز شکست کہاں راستہ نکلنے کا

وہ ساعتیں تو ہواؤں کے ساتھ جا بھی چکیں
نظر میں اب بھی ہے منظر چراغ جلنے کا

وہ سرد مہر سہی پر نگاہِ لطف کے بعد
فراز دیکھ سماں برف کے پگھلنے کا

فصلِ رائیگاں

زندگی کے خواب فصلِ رائیگاں
تو دریدہ دل میں آشفتہ بیاں
زندگی کے خواب فصلِ رائیگاں

رائیگاں ہر درد کے سورج کی دھوپ
آبلے ہاتھوں کے ماتھوں کا عرق
گیسوؤں کے ابر ہونٹوں کی شفق
میرے دل کی آگ تیرا رنگ روپ

urdunovelist.blogspot.com

رائیگاں خونِ وفا کی ندیاں
کشتِ بے حاصل کا حاصل بے نشاں

آنسوؤں کی جھیل دوپہروں کی لُو
جسم شل احساس مردہ دل لہُو

چار جانب ریت کے ٹیلے رواں
کوئی نوحہ گر نہ کوئی چشم نم
صرف ہم تو بھی کہاں میں بھی کہاں
جیسے ویرانے میں لاشیں بے اماں

بے کفن، بے گور، رزقِ کرگساں
اور یہ یادیں بھی کچھ لمحوں کی ہیں
جس طرح صحرا میں قدموں کے نشاں
جس طرح تعزیتی خاموشیاں

سلامتی کونسل

پھر چلے ہیں مرے زخموں کا مداوا کرنے
میرے غمخوار اُسی فتنہ گرِ دہر کے پاس
جس کی دہلیز پہ ٹپکی ہیں لہو کی بوندیں
جب بھی پہنچا ہے کوئی سوختہ جاں کشتۂ یاس
جس کے ایوانِ عدالت میں فروکش قاتل
بزم آرا و سخن گستر و فرخندہ لباس
ہر گھڑی نعرہ زناں "امن و مساوات کی خیر"
زر کی میزان میں رکھے ہوئے انسان کا ماس

urdunovelist.blogspot.com

کون اس قتل گہِ ناز کے سمجھے اسرار
جس نے ہر دشنہ کو پھولوں میں چھپا رکھا ہے
امن کی فاختہ اُڑتی ہے نشاں پر لیکن
نسلِ انساں کو صلیبوں پہ چڑھا رکھا ہے
اس طرف نطق کی بارانِ کرم اور ادھر
کاسۂ سر سے مناروں کو سجا رکھا ہے

جب بھی آیا ہے کوئی کشتۂ بیداد اُسے
مرہمِ وعدۂ فردا کے سوا کچھ نہ ملا
یہاں قاتل کے طرفدار ہیں سارے قاتل
کاہشِ دیدۂ پُرخوں کا صلہ کچھ نہ ملا
کاشمیر کو ریا ویت نام دومنکن کانگو
کسی بسمل کو بجز حرفِ دعا کچھ نہ ملا

urdunovelist.blogspot.com

قصرِ انصاف کی زنجیر ہلانے والو
کجکلاہوں پہ قیامت کا نشہ ہے طاری
اپنی شمشیر پہ کشکول کو ترجیح نہ دو
دم ہو بازو میں تو ہر ضربِ جنوں ہے کاری
اس جزیرہ میں کہیں نور کا مینار نہیں
جس کے اطراف میں اک قلزمِ خوں ہے جاری
"جوہرِ جامِ جم از کانِ جہانِ دگر است
تو توقع ز گلِ کوزہ گراں می داری"

○

گزرا ہوں جس طرف سے بھی پتھر لگے مجھے
ایسے بھی کیا تھے لعل و جواہر لگے مجھے

لو ہو چکی شفا کہ مداوائے دردِ دل
اب تیری دسترس سے بھی باہر لگے مجھے

ترسا دیا ہے ابرِ گریزاں نے اس قدر
برسے جو بوند بھی تو سمندر لگے مجھے

تھامے رہو گے جسم کی دیوار تا بکے
یہ زلزلہ تو روح کے اندر لگے مجھے

گر روشنی یہی ہے تو اے بدنصیب شہر
اب تیرگی ہی تیرا مقدر لگے مجھے

منزل کہاں کی زادِ سفر کو بچائیو!
اب رہزنوں کی نیتِ رہبر لگے مجھے

وہ مطمئن کہ سب کی زباں کاٹ دی گئی
ایسی خموشیوں سے مگر ڈر لگے مجھے

وہ قحطِ حرفِ حق ہے کہ اس عہد میں فراز
خود سا گنہگار پیمبر لگے مجھے

urdunovelist.blogspot.com

○

مرے قلم پہ رہی نوک جس کے خنجر کی
سنا ہے اس کی زباں بھی ہوئی ہے پتھر کی

رواں ہے قلزمِ خوں اندرونِ شہر بھی دیکھ
کہ خوشنما تو بہت ہے فصیل باہر کی

اُجاڑ پیڑ گئے موسموں کو روتے ہیں
ہر آبجو کو ہوس پی گئی سمندر کی

* فقیہہِ شہر جبیں پر کلاہِ زر رکھے
سنا رہا ہے ہمیں آیتیں مقدر کی

خود اپنے خوں میں نہائے ہوئے مگر چپ ہیں
یہ لوگ ہیں کہ چٹانیں ہیں سرخ پتھر کی

وہ ایک شخص کہ سورج کے روپ میں آیا
چرا کے لے گیا شمعیں فراز ہر گھر کی

urdunovelist.blogspot.com

قاتل

قاتل چُپ سا ہے
خوں آلودہ ہاتھ میں اب تک
خنجر تھر تھر کانپ رہا ہے
لوگوں کا انبوہ اُسے
گھیرے میں لے کر
چیخ رہا ہے
یہ قاتل ہے
یہ قاتل ہے

خاک اور خوں میں لت پت لاش
کے ہونٹوں پر
اک بات جمی ہے
یہ قاتل ہے
لیکن کس کا
یہ اپنی تخلیق کا قاتل
اس نے خود کو قتل کیا ہے
لوگوں کا انبوہ مگر
سب سُنتا ہے
کون ہے قاتل
کس نے
کس کو قتل کیا ہے؟

urdunovelist.blogspot.com

نہیں ہے یوں

نہیں ہے یوں کہ مرا دُکھ مری حدود میں ہے
نہ صرف دل ہی دریدہ نہ صرف جاں ہی فگار
نہ صرف دیکھتی آنکھوں میں حسرتوں کا دھواں
نہ صرف ہاتھ شکستہ نہ سر پہ زخم ہزار

جو یوں بھی ہو تو بڑی بات ہے تری قربت
تری وفا تری چاہت تری مسیحائی
ہر ایک زخم کو دھو دے شفیق ہاتھوں سے
ہر ایک درد کو چن لے تری دل آرائی

مگر یہ درد یہ دُکھ کب مری حدود میں ہے
کہاں نہیں مرا پیکر کہاں نہیں یہ فغاں
تو اک وجود کو زندہ تو کر چکے لیکن
ہر اک صلیب پہ میرا ہی جسم آویزاں
ہر ایک تیرِ ستم پر مرا لہو لرزاں
کسے کسے تُو بچائے گی اے مری درماں

urdunovelist.blogspot.com

○

مزاج ہم سے زیادہ جُدا نہ تھا اُس کا
جب اپنے طور یہی تھے تو کیا گلہ اُس کا

وہ اپنے زعم میں تھا بے خبر رہا مجھ سے
اُسے گماں بھی نہیں میں نہیں رہا اُس کا

وہ برق رَو تھا مگر رہ گیا کہاں جانے
اب انتظار کریں گے شکستہ پا اُس کا

چلو یہ سیلِ بلا خیز ہی بنے اپنا
سفینہ اُس کا، خدا اُس کا، ناخدا اُس کا

یہ اہلِ درد بھی کس کی دُہائی دیتے ہیں
وہ چپ بھی ہو تو زمانہ ہے ہمنوا اُس کا

ہمی نے ترکِ تعلق میں پہل کی کہ فرازؔ
وہ چاہتا تھا مگر حوصلہ نہ تھا اُس کا

urdunovelist.blogspot.com

چلو اُسی سے کہیں دل کا حال جو بھی ہو
وہ چارہ گر تو ہے اس کو خیال جو بھی ہو

اُسی کے در سے ملتے ہیں سلسلے جاں کے
اُسی کے نام لگا دو ملال جو بھی ہو

مرے نہ ہار کے ہم قیس و کوہکن کی طرح
اب عاشقی میں ہماری مثال جو بھی ہو

یہ رہگزر پہ جو شمعیں دمکتی جاتی ہیں
اُسی کا قامتِ زیبا ہے چال جو بھی ہو

فراز اس نے وفا کی کہ بے وفائی کی
جوابدہ تو ہمیں ہیں سوال جو بھی ہو

urdunovelist.blogspot.com

کُشتان بی بی*

تو جب
بمبریت کے قاتل پہاڑوں کی صلیبوں سے اُتر آئے
تو یہ جانا
کہ ہم دشتِ عدم کو پار کر آئے
ہر اک کے پاؤں چھلنی جسم شل
اعضاء تھکن سے چُور
لیکن سب
ہراسِ مرگ سے بے جان — بے حس تھے

* کافرستان کی ایک لڑکی

سبھی یوں زرد رُو جیسے
ابھی تک آسمانوں کے سفر سے لوٹ کر
رُوحیں نہیں آئیں
چلو ہم سب کے سب زندہ ہیں
جیسے بھی ہیں یکجا ہیں
ضیاؔ ، باسطؔ ، سعیدؔ اور میں

ہمارا میزباں کب سے نہ جانے
گھر کے دروازے کھلے چھوڑے
سبک شہتیر کے پُل پر ہمارا منتظر تھا
اس کو یہ معلوم تھا
ہم اجنبی مہماں
سیاحت کے لیے کن مشکلوں سے
ہفت خواں طے کر کے
اِس وادی میں آئیں گے

چناروں کے بلند اشجار
انگوروں کی بیلیں
چارسُو سبزہ
ہوائیں بید مشک و عود و مُر کی خوشبوؤں سے
چُور بوجھل
طائرانِ خوشنما و خوش نوا — بے کل
سبک رفتار چشموں کی تہوں میں
پتھّروں کا نیلم و یاقوت سا جھل مل
ادھر کچھ دور بُنہ غالوں کے گلے
نوجواں چرواہیوں کے دودھیا چہروں کی صورت
برف سے شفاف و دل آرا
فضا حیرت فزا — سحر آفریں دنیا
"مژہ برہم مزن تا نشکنی رنگِ تماشا را"

urdunovelist.blogspot.com

ہمارا میزباں مفلس تھا
لیکن شام کو خوانِ ضیافت دیکھ کر
ہم خس بدنداں تھے
کشادہ طشت میں بزغالۂ بریاں
بطک میں آبِ تاک
اور کشتیوں میں ڈھیر سیبوں کے
الاؤ میں دہکتی آگ
کتنی گرم کتنی خوبصورت تھی

مگر ہم منتظر اس پل کے تھے
جب کافرستاں کی جواں پریاں
زمینی خلد کی حوریں
دف و مردنگ کی تھاپوں پہ رقصاں
اپنے محبوبوں کی فرقت کے

نشیلے گیت گائیں گی
الف لیلہ کے شہزادوں کی صورت
ہم میں ہر اک
اس طلسماتی فضا کے سحر میں گم تھا
بتانِ آذری کا رقص جاری تھا
سیہ ملبوس میں لپٹے ہوئے
مرمر کے بُت
مہتاب سے پیکر
سبھی باہوں میں باہیں ڈال کر زنجیر کی صورت
کماں کی شکل میں جُنباں
کہ جیسے دیوتاؤں کے رتھوں کی گھوڑیاں
وحشت سے پاکوباں
دف و دمامہ و مردنگ کے آہنگ میں
آہستہ آہستہ
کھنکتے قہقہے ۔ محجوب آوازیں بھی

urdunovelist.blogspot.com

شامل ہو گئیں آخر
کہ جیسے نقرئی گھنگرو
اچانک جھنجھنا اُٹھیں
سبھی غارت گرِ تمکین و ہوش و دشمنِ ایماں
ہر اک فتنہ گرِ دوراں
مگر وہ سر گروہِ نازنیناں
غیرتِ ناہید
جانِ [illegible]
کشاں بی بی
قد و قامت قیامت
جُنبشیں جادو
بدن طوفاں

ضیا کردار میں گو نم
مجسّم صدق و ایثار و وفا

درد آشنا و نفس کُش ہمدم
لہو اس کا بھی اس شعلے نے گرمایا
مگر سب سائقیوں سے کم

بنانِ آذری رقصاں
مگر باسط جو اک فنکار
لیکن شکوہ سنجِ زندگی ہر دم
قلم اُس کا دُر افشاں و گہر تحریر
لیکن خود تہی داماں
شکستہ دل
خود اپنے فن سے اپنے آپ سے نالاں
یہاں دنیا کے غم بھولا ہُوا
بسمل
ہر اک پیکر پہ سو سو جان سے قرباں

urdunovelist.blogspot.com

سعید اک کم نظر جذبات کا پُتلا
مہندس
اور فقط جسموں کا سوداگر
جو اپنے ساتھیوں سے بھی چھپا کر ساتھ لایا تھا
کئی تحفے
ملمّع کی ہُوئیں انگوٹھیاں
جھوٹے نگوں کے ہار
دل آویز آویزے
کسی ماہر شکاری کی طرح
اپنی کمند و دام پر نازاں
ہر اک پر سحر طاری تھا
بتانِ آذری کا رقص جاری تھا

ضیا حیرت میں گم

باسط ز خود رفتہ
سعید افسوں زدہ
ہیں بُت
کشان بی بی کے لب
کلیوں کی صورت نیم وا
اور ہم فقط
آواز کی خوشبو سے پاگل
لذتِ معنی سے نامحرم
زبانِ یکدیگر آشنا و با از حرفِ بیگانہ
(ہمارے میزباں نے ترجمانی کی)
کشان بی بی یہ کہتی ہے
" مرے محبوب تو اک دستۂ مُر ہے
کہ جو راتوں کو میری چھاتیوں کے درمیاں
خوشبو لُٹاتا ہے
مری سمجھو لیو!

urdunovelist.blogspot.com

بستی کے سارے نوجوانوں میں
مرا محبوب پیارا
جس طرح بن کے درختوں میں ہو نخلِ سیب استادہ
مرا محبوب
جیسے جھاڑیوں کے درمیاں کوئی گلِ سوسن
مرا محبوب مجھ سے کل ملا تھا
اُس نے مجھ سے خوب باتیں کیں
وہ کہتا تھا کہ اے بہری پری
اے نازنیں
اب تو مری بستی کو میرے ساتھ چل
برسات کا موسم چلا
بادل برس کر کھل چکے
انگور اور سیبوں کی مٹی جاگ اُٹھی
اے کوہساروں کی چکوری
تو نہ جانے کن پہاڑوں کی دراڑوں میں چھپی ہے

آ مرے ہمراہ چل پیاری

بتانِ آذری کا رقص جاری تھا
فضا پر سحر طاری تھا
ہر اک کی آنکھ میں تل کی طرح
وہ کافرستان کی قلوپطرہ
مگر ہم میں کوئی سیزر نہ انتونی
ضیا گر تم سہی
لیکن کشن بی بی
وہ کافر جو ضیا کو بھی نہ سونپی جائے ہے مجھ سے
نہ جانے کس طرح یہ شب ڈھلی
لیکن سحر دم
جب پرندوں کے چہکنے کی صدا آئی
کشان بی بی
سیہ ملبوس میں لپٹی

urdunovelist.blogspot.com

جبیں پر کوڑیوں کا تاج
گالوں پر گھنی زلفیں
کنیزوں کی طرح اپنی رفیقوں کو لیے
رخصت ہوئی ہم سے
بصد اندازِ استغنا و دارائی
تو ہم سارے تماشائی تھے پتھر
اور پتھر تھے تماشائی

urdunovelist.blogspot.com

○

تڑپ اٹھوں بھی تو ظالم تری دُہائی نہ دُوں
میں زخم زخم ہوں پھر بھی تجھے دکھائی نہ دُوں

ترے بدن میں دھڑکنے لگا ہوں دل کی طرح
یہ اور بات کہ اب بھی تجھے سنائی نہ دُوں

خود اپنے آپ کو پرکھا تو یہ ندامت ہے
کہ اب کبھی اسے الزام بے وفائی نہ دوں

مری بقا ہی مری خواہشِ گناہ میں ہے
میں زندگی کو کبھی زہر پارسائی نہ دوں

جو ٹھن گئی ہے تو یاری پہ حرف کیوں آئے
حریفِ جاں کو کبھی طعنِ آشنائی نہ دوں

مجھے بھی ڈھونڈ کبھی محوِ آئینہ داری
میں تیرا عکس ہوں لیکن تجھے دکھائی نہ دوں

یہ حوصلہ بھی بڑی بات ہے شکست کے بعد
کہ دوسروں کو تو الزامِ نارسائی نہ دوں

فراز دولتِ دل ہے متاعِ محسنہ دلی
میں جامِ جم کے عوض کاسۂ گدائی نہ دوں

urdunovelist.blogspot.com

خواب جھوٹے خواب

خواب جھوٹے خواب میرے خواب تیرے خواب بھی
درد کی لذت بھی دھوکا قرب کا غم بھی فریب
بے قراری بھی نمائش خام یارائے شکیب
تشنگی کی آگ بھی قاتل شرابِ ناب بھی

میں نے جس دریا کی وسعت دیکھ کر چاہا اُسے
وہ تو میری موجۂ غم سے بھی تھا پایاب تر
تُو بڑھی جن ساحلوں کی سمت مجھ کو دیکھ کر
تشنگی اُن کی بجھا سکتی نہیں سیلاب بھی

واہموں میں مبتلا ہم آج تک سمجھا کیے
تیرا آئینہ بھی سورج میرے پتھر بھی گلاب
آؤ اب تسلیم کر لیں سب غلط باتیں کہ ہیں
کاغذی ہیں پھول میرے تیرے دریا بھی سراب
خواب جھوٹے خواب میرے خواب تیرے خواب بھی

آئینہ

تجھ سے بچھڑا ہوں تو آج آیا مجھے اپنا خیال
ایک قطرہ بھی نہیں باقی کہ ہوں پلکیں تو نم
میری آنکھوں کے سمندر کون صحرا پی گئے
ایک آنسو کو ترستی ہے مری تقدیرِ غم

میں نہ رویا یا تو سوچا مسکرا کر دیکھ لوں
شاید اس بے جان پیکر میں کوئی زندہ ہو خواب
پر لبوں کے تن برہنہ شاخچوں پر اب کہاں
مسکراہٹ کے شگوفے خندۂ دل کے گلاب

کتنا ویراں ہو چکا ہے میری ہستی کا جمال
تجھ سے بچھڑا ہوں تو آج آیا مجھے اپنا خیال

urdunovelist.blogspot.com

○

درد کی راہیں نہیں آساں ذرا آہستہ چل
اے سبک رو اے حریفِ جاں ذرا آہستہ چل

منزلوں پر قرب کا نشّہ ہوا ہو جائے گا
ہمسفر وہ ہے تو اے ناداں ذرا آہستہ چل

نامرادی کی تھکن سے جسم پتھر ہو گیا
اب سکت کیسی دلِ ویراں ذرا آہستہ چل

جام سے لب تک ہزاروں لغزشیں ہیں خوش نہ ہو
اب بھی محرومی کا ہے امکاں ذرا آہستہ چل

ہر تھکا ہارا مسافر ریت کی دیوار ہے
اے ہوائے منزلِ جاناں ذرا آہستہ چل

اس نگر میں زلف کا سایہ نہ دامن کی ہوا
اے غریبِ شہرِ نا پرساں ذرا آہستہ چل

آبلہ پا تجھ کو کس حسرت سے تکتے ہیں فراز
کچھ تو ظالم پاسِ ہمراہاں ذرا آہستہ چل

urdunovelist.blogspot.com

○

گلہ نہ کر دلِ ویراں کی ناسپاسی کا
ترا کرم ہی سبب بن گیا اداسی کا

ملول کر گئی ویران ساعتوں کی صدا
چمن میں جی نہ لگا جنگلوں کے باسی کا

بھرم کھلا ہے کہ جب اس سے ہم کلام ہوئے
ہمیں بھی زعم تھا پیارے سخن شناسی کا

شکستِ عہد کوئی ایسا سانحہ تو نہ تھا
تجھے بھی رنج ہُوا بات اک ذرا سی کا

فرازؔ آج شکستہ پڑا ہوں بُت کی طرح
میں دیوتا تھا کبھی ایک دیوداسی کا

نذرِ نذرل+

فنکار جو اپنے سحرِ فن سے
پتھر کو زبان بخشتا ہے
الفاظ کو ڈھال کر صدا میں
آواز کو جان بخشتا ہے
تاریخ کو اپنا خون دے کر
تہذیب کو شان بخشتا ہے

+ نذر الاسلام

urdunovelist.blogspot.com

فنکار خموش ہو تو جابر
ظلمت کے نشان کھولتا ہے
ہر اہلِ نظر کو دستِ قاتل
نیزے کی اَنی پہ تولتا ہے
انسان بزورِ خاک و خوں میں
انساں کے حقوق رولتا ہے

فنکار اگر زباں نہ کھولے
انبارِ گہر نصیب اُس کا
ورنہ ہر شہر یار دشمن
ہر شیخِ حرم رقیب اُس کا
چاہے وہ فراز ہو کہ نذرل
بولے تو صلہ صلیب اُس کا

○

صحرا تو بوند کو بھی ترستا دکھائی دے
بادل سمندروں پہ برستا دکھائی دے

اس شہرِ غم کو دیکھ کے دل ٹوٹنے لگا
اپنے پہ ہی سہی کوئی ہنستا دکھائی دے

اے صدرِ بزم مے تری ساقی گری کی خیر
ہر دل بسانِ شیشہ شکستہ دکھائی دے

گر مے نہیں تو زہر ہی لاؤ کہ اس طرح
شاید کوئی نجات کا رستہ دکھائی دے

urdunovelist.blogspot.com

اے چشمِ یار تُو بھی تو کچھ دل کا حال کھول
ہم کو تو یہ دیار نہ بستا دکھائی دے

جنسِ ہنر کا کون خریدار ہے فراز
ہیرا، کہ پتھروں سے بھی سستا دکھائی دے

urdunovelist.blogspot.com

○

یہ دل کا چور کہ اس کی ضرورتیں تھیں بہت
وگرنہ ترکِ تعلق کی صورتیں تھیں بہت

ملے تو ٹوٹ کے روئے نہ کھُل کے باتیں کیں
کہ جیسے اب کے دلوں میں کدورتیں تھیں بہت

بھُلا دیے ہیں ترے غم نے دُکھ زمانے کے
خدا نہیں تھا تو پتّھر کی مورتیں تھیں بہت

دریدہ پیرہنوں کا خیال کیا آتا؟
امیرِ شہر کی اپنی ضرورتیں تھیں بہت

فراز دل کو نگاہوں سے اختلاف رہا
وگرنہ شہر میں ہم شکل صورتیں تھیں بہت

چلو اُس بُت کو بھی رو لیں

چلو اُس بُت کو بھی رو لیں
جسے سب نے کہا پتھر
مگر ہم نے خدا سمجھا
خدا سمجھا
کہ ہم نے پتھروں میں عمر کاٹی تھی
کہ ہم نے معبدوں کی خاک چاٹی تھی

کہ پتھر تو کہیں دیوارِ زنداں
اور کہیں دہلیزِ مقتل تھے
کبھی سرمایۂ دامانِ خلقت
اور کبھی بختِ جنوں کیشاں
کبھی ان کا ہدف دکانِ شیشہ گر
کبھی صورت گرِ ہنگامۂ طفلاں
کبھی بے نور آنکھوں کے نشاں
بے اشک بے باراں
کبھی لوحِ مزارِ جاں
نہ چارہ گر نہ اہلِ درد کے درماں
مگر وہ بُت
چراغِ بزمِ تنہائی
مجسم رنگ و رعنائی
فضا کی روشنی
آنکھوں کی بینائی

urdunovelist.blogspot.com

سکونِ جاں
وہ آنکھیں درد کی جھیلیں
وہ لب چاہت کے شعلوں سے بھرے مرجاں
وہ بُت انساں
مگر ہم نے وفورِ شوق میں
فرطِ عقیدت سے کہا یزداں
یہ ہم کافر
کہ دنیا کم نظر نادان
سبھی لائے ہمارے سامنے اوراقِ پارینہ
کہ جن پر نقش تھے
اہلِ وفا کے عکسِ دیرینہ
شکستہ استخواں بے جان نابینا
جبیں سجدوں سے داغی
اور زخموں سے بھرا سینہ

اور ان کے بُت
مآل سوزِ اہلِ دل سے بے پروا
سبھی خود بین و خود آرا
ہر اک محمل نشیں تنہا
مگر مصروفِ نظّارا

اور اب ہم بھی گرفتہ دل
نہ محرومی کو سہہ پائیں
نہ بربادی چھپانے کے رہے قابل
وہ بُت مرمر کی سِل
اور اہلِ سجدہ کی جبیں گھائل
سبھی کی بات سچ
اور ہم ندامت کے عرق میں تر بتر
شرمندگی کے کرب سے بسمل

urdunovelist.blogspot.com

چلو اب اپنے جیسے نامرادوں سے ہنسیں، بولیں
جو وہ کہتے ہیں وہ ہو لیں
جبیں کے داغ آنکھوں کا لہو دھو لیں
چلو اِس بُت کو بھی رو لیں

○

سائے کی طرح نہ خود سے رم کر
دیوار کو اپنا ہم قدم کر

urdunovelist.blogspot.com

اپنے ہی لیے بہا نہ دریا
اوروں کے لیے بھی آنکھ نم کر

تکمیلِ طلب نہیں ہے منزل
طے راہِ وفا قدم قدم کر

اے پچھلی رُتوں کو رونے والے
آنے والے دنوں کا غم کر

ممکن ہو تو تیشۂ ہنر سے
ہر پارۂ سنگ کو صنم کر

ہے چشم براہ ایک دنیا
پتھر کی طرح نہ بیٹھ جم کر

یہ راہِ جنوں ہے اس میں پیارے
ممکن ہو تو احتیاط کم کر

اے قیصرِ بہا یہ تیرا اصرار
تُو ہاتھ فراز کے قلم کر

○

دولتِ درد کو دنیا سے چھپا کر رکھنا
آنکھ میں بوند نہ ہو دل میں سمندر رکھنا

کل گئے گزرے زمانوں کا خیال آئے گا
آج اتنا بھی نہ راتوں کو منوّر رکھنا

اپنی آشفتہ مزاجی پہ ہنسی آتی ہے
دشمنی سنگ سے اور کانچ کا پیکر رکھنا

آس کب دل کو نہیں تھی ترے آجانے کی
پر نہ ایسی کہ قدم گھر سے نہ باہر رکھنا

ذکر اس کا سہی بزم میں بیٹھے ہو فراز
درد کیسا ہی اُٹھے ہاتھ نہ دل پر رکھنا

urdunovelist.blogspot.com

خُونبہا

اُجرتی قاتل کی صورت
بے حس و بے درد لمحوں کا خدا
آج پہلی بار جیسے قتل کر کے
سخت شرمندہ ہُوا

بے گناہی کے لہو میں تر بتر
معصومیت کی راکھ میں لت پت
تڑپتی آرزو چیخی
کہ آخر کس عداوت کس ارادے
کس خطا کی یہ سزا

ایک منعم کی طرح
اُجرتی قاتل نے میرے سامنے
بکھرے ہُوئے اوراق پر
لفظوں کے کچھ لعل و گہر
یا قوت و مرجاں — رکھ دیے
لو خوں بہا
اور میں مقتول کے مجبور وارث کی طرح
چپ ہو گیا

urdunovelist.blogspot.com

نوحہ

اگرچہ مرگِ وفا بھی اک
سانحہ ہے لیکن یہ بے حسی
اس سے بڑھ کے جانکاہ ہے
کہ جب ہم خود اپنے ہاتھوں
سے اپنی چاہت کو نامرادی
کے ریگ زاروں میں دفن
کر کے جُدا ہُوئے تو نہ
تیری پلکوں پہ کوئی آنسو
لرز رہا تھا نہ میرے ہونٹوں
پہ کوئی جاں سوز مرثیہ تھا

○

یاد آتا ہے تو کیوں اُس سے گلہ ہوتا ہے
وہ جو اک شخص ہمیں بھول چکا ہوتا ہے

ہم ترے لطف سے نادم ہیں کہ اکثر اوقات
دل کسی اور کی باتوں سے دُکھا ہوتا ہے

مل گئے ہو تو چلو رسمِ زمانہ ہی سہی
ورنہ اب پُرسشِ احوال سے کیا ہوتا ہے

اِس قدر زہر نہ تھا طنزِ حریفاں پہلے
اب تو کچھ خندۂ یاراں سے سوا ہوتا ہے

سادہ دل چارہ گروں کو نہیں معلوم فراز
بعض اوقات دلاسا بھی بلا ہوتا ہے

urdunovelist.blogspot.com

چاند اور میں

چاند سے میں نے کہا! اے مری راتوں کے رفیق
تو کہ سرگشتہ و تنہا تھا سدا میری طرح

اپنے سینے میں چھپائے ہوئے لاکھوں گھاؤ
تو دکھاوے کے لیے ہنستا رہا میری طرح

خوفشاں حسن ترا میرے ہُنر کی صورت
اور مقدر میں اندھیرے کی ردا میری طرح

وہی تقدیر تری میری زمیں کی گردش
وہی افلاک کا نخچیرِ وفا میری طرح

وہی صحرائے شبِ زیست میں تنہا سفری
وہی ویرانۂ جاں دشتِ بلا میری طرح

آج کیوں میری رفاقت بھی گراں ہے تجھ کو
تو کبھی اتنا بھی افسردہ نہ تھا میری طرح

چاند نے مجھ سے کہا! اے میرے پاگل شاعر
تو کہ محرم ہے مرے قریۂ تنہائی کا

تجھ کو معلوم ہے جو زخم مری روح میں ہے
مجھ کو حاصل ہے شرف شناسائی کا

موجزن ہے مرے اطراف میں اک بحرِ سکوت
اور چرچا ہے فضا میں تیری گویائی کا

آج کی شب مرے سینے پہ وہ قابیل اترا
جس کی گردن پہ دمکتا ہے لہو بھائی کا

urdunovelist.blogspot.com

میرے دامن میں نہ ہیرے ہیں نہ سونا چاندی
اور بجز اس کے نہیں شوقِ تمنّائی کا

مجھ کو دُکھ ہے کہ نہ لے جائیں یہ دُنیا والے
میری دنیا ہے خزانہ میری تنہائی کا

urdunovelist.blogspot.com

وارفتگی میں دل کا چلن انتہا کا تھا
اب بُت پرست ہے جو نہ قائل خدا کا تھا

مجھ کو خود اپنے آپ سے شرمندگی ہُوئی
وہ اس طرح کہ تجھ پہ بھروسہ بلا کا تھا

وار اس قدر شدید کہ دشمن ہی کر سکے
چہرہ مگر ضرور کسی آشنا کا تھا

اب یہ کہ اپنی کشتِ تمنّا کو روئیے
اب اس سے کیا گلہ کہ وہ بادل ہوا کا تھا

تُو نے بچھڑ کے اپنے سر الزام لے لیا
ورنہ فرازؔ کا تو یہ رونا سدا کا تھا

سہرا

یوں بھی ہوتا ہے برسوں کے دو ہمسفر
اپنے خوابوں کی تعبیر سے بے خبر
اپنے عہدِ محبت کے نشّے میں گم
اپنی قسمت کی خوبی پہ نازاں مگر
زندگی کے کسی موڑ پر کھو گئے
اور اک دوسرے سے جُدا ہو گئے

یوں بھی ہوتا ہے دو اجنبی راہ رو
اپنی راہوں سے منزل سے نا آشنا
ایک کو دوسرے کی خبر تک نہیں
کوئی پیمانِ الفت نہ عہدِ وفا
اتفاقات سے اس طرح مِل گئے
ساز بھی بج اُٹھے پھُول بھی کِھل گئے

urdunovelist.blogspot.com

لگا کے زخم بدن پر قبائیں دیتا ہے
یہ شہر یار بھی کیا کیا سزائیں دیتا ہے

تمام شہر ہے مقتل اُسی کے ہاتھوں سے
تمام شہر اُسی کو دعائیں دیتا ہے

کبھی تو ہم کو بھی بخشے وہ ابر کا ٹکڑا
جو آسمان کو نیلی ردائیں دیتا ہے

جدائیوں کے زمانے پھر آ گئے شاید
کہ دل ابھی سے کسی کو صدائیں دیتا ہے

چلے تھے یار بڑے زُعم میں ہوا کی طرح
پلٹ کے دیکھا تو بیٹھے ہیں نقشِ پا کی طرح

مجھے وفا کی طلب ہے مگر ہر اک سے نہیں
کوئی ملے مگر اس یارِ بے وفا کی طرح

مرے وجود کا صحرا ہے منتظر کب سے
کبھی تو آ جرسِ غنچہ کی صدا کی طرح

ٹھہر گئی ہے محبت کہاں کہ مدت سے
نہ ابتدا کی طرح ہے نہ انتہا کی طرح

urdunovelist.blogspot.com

وہ اجنبی تھا تو کیوں مجھ سے پھیر کر آنکھیں
گزر گیا کسی دیرینہ آشنا کی طرح

فراز کس کے ستم کا گلہ کریں کس سے
کہ بے نیاز ہوئی خلق بھی خدا کی طرح

اگر یہ سب کچھ نہیں.....

urdunovelist.blogspot.com

ملے تو ہم آج بھی ہیں لیکن
نہ میرے دل میں وہ تشنگی تھی
کہ تجھ سے مل کر کبھی نہ بچھڑوں
نہ آج تجھ میں وہ زندگی تھی
کہ جسم و جاں میں اُبال آئے
نہ خواب زاروں میں روشنی تھی

نہ میری آنکھیں چراغ کی لو
نہ تجھ میں ہی خود سپردگی تھی
نہ بات کرنے کی کوئی خواہش
نہ چُپ ہی میں خوبصورتی تھی
مجسموں کی طرح تھے دونوں
نہ دوستی تھی نہ دشمنی تھی

مجھے تو کچھ یوں لگا ہے جیسے
وہ ساعتیں بھی گزر گئی ہیں
کہ جن کو ہم لازوال سمجھے
وہ خواہشیں بھی تو مر گئی ہیں
جو تیرے میرے لہو کی حدّت
کو آخرش برف کر گئی ہیں
محبتیں شوق کی چٹانوں
سے گھاٹیوں میں اُتر گئی ہیں

وہ قربتیں وہ جدائیاں سب
غبار بن کر بکھر گئی ہیں
اگر یہ سب کچھ نہیں تو بتلا
وہ چاہتیں اب کدھر گئی ہیں

urdunovelist.blogspot.com

یہ کیا کہ سب سے بیاں دل کی حالتیں کرنی
فراز تجھ کو نہ آئیں محبتیں کرنی

یہ قرب کیا ہے کہ تو سامنے ہے اور ہمیں
شمار ابھی سے جدائی کی ساعتیں کرنی

کوئی خدا ہو کہ پتھر جسے بھی ہم چاہیں
تمام عمر اُسی کی عبادتیں کرنی

سب اپنے اپنے قرینے سے منتظر اس کے
کسی کو شکر کسی کو شکایتیں کرنی

ہم اپنے دل سے ہیں مجبور اور لوگوں کو
ذرا سی بات پہ برپا قیامتیں کرنی

ملیں جب اُن سے تو مبہم سی گفتگو کرنا
پھر اپنے آپ سے سو سو وضاحتیں کرنی

یہ لوگ کیسے مگر دشمنی نباہتے ہیں
ہمیں تو راس نہ آئیں محبتیں کرنی

کبھی فراز نئے موسموں میں رو دینا
کبھی تلاش پرانی رفاقتیں کرنی

urdunovelist.blogspot.com

○

فقیہہِ شہر کی مجلس سے کچھ بھلا نہ ہُوا
کہ اس سے مل کے مزاج اور کافرانہ ہُوا

urdunovelist.blogspot.com

ابھی ابھی وہ مِلا تھا ہزار باتیں کیں
ابھی ابھی وہ گیا ہے مگر زمانہ ہُوا

وہ رات بھُول چکو وہ سخن نہ دہراؤ
وہ رات خواب ہُوئی وہ سخن فسانہ ہُوا

کچھ اب کے ایسے کڑے تھے فراق کے موسم
تری ہی بات نہیں ہیں بھی کیا سے کیا نہ ہُوا

ہجوم ایسا کہ راہیں نظر نہیں آتیں
نصیب ایسا کہ اب تک تو قافلہ نہ ہُوا

شہیدِ شب فقط احمد فراز ہی تو نہیں
کہ جو چراغ بکف تھا وہی نشانہ ہُوا

ویتنام

مجھے یقیں ہے
کہ جب بھی تاریخ کی عدالت میں
وقت لائے گا
آج کے بے ضمیر و دیدہ دلیر قاتل کو
جس کے دامان و آستیں
خون بے گناہاں سے تر بتر ہے

تو نسلِ آدم
وفورِ نفرت سے رُوئے قاتل پہ تھوک دے گی
مگر مجھے اس کا بھی یقیں ہے
کہ کل کی تاریخ
نسلِ آدم سے یہ بھی پوچھے گی
اے مہذّب جہاں کی مخلوق
کل ترے رُوبرو یہی بے ضمیر قاتل
ترے قبیلے کے بے گناہوں کو
جب تہہِ تیغ کر رہا تھا
تو تُو تماشائیوں کی صورت
خموش و بے حس
درندگی کے مظاہرے میں شریک
کیوں دیکھتی رہی ہے
تری یہ سب نفرتیں کہاں تھیں

urdunovelist.blogspot.com

بتا کہ اس ظلم کیش قاتل کی تیغ براں میں
اور تری مصلحت کے تیروں میں
فرق کیا ہے ؟
تو سوچتا ہوں
کہ ہم سبھی کیا جواب دیں گے

urdunovelist.blogspot.com

novelist.blogspo

فراز کی شاعری غمِ دوراں اور غمِ جاناں کا ایک حسین سنگم ہے۔ ان کی غزلیں اس تمام کرب و الم کی غمازی کرتی ہیں جس سے ایک حساس اور رومانٹک شاعر کو دو چار ہونا پڑتا ہے۔ ان کی نظمیں غمِ دوراں کی بھرپور ترجمانی کرتی ہیں اور ان کی کہی ہوئی بات "جو سنتا ہے اسی کی داستان معلوم ہوتی ہے"۔

کنور مہندر سنگھ بیدی سحر

ISBN : 969-496-079-7